



حافظ ابو یوسف زہری

اما الامم ابن خزيمة رحمه الله

اللہ تعالیٰ نے دینِ توہم کی حفاظت کے لیے اپنے مخصوص بندوں کا انتخاب فرمایا، جنہیں محدثین کہا جاتا ہے۔ ان کی منقبت و فضیلت میں امام ابن حبان رحمہ اللہ (م: 354ھ) یوں رطب اللسان ہیں:

وَلَوْ لَمْ يَكُنِ الْإِسْنَادُ وَطَلَبُ هَذِهِ الطَّائِفَةِ لَهُ؛ لَظَهَرَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ تَبْدِيلِ الدِّينِ مَا ظَهَرَ فِي سَائِرِ الْأُمَمِ، وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أُمَّةٌ لِنَبِيِّ قَطُّ حَفِظَتْ عَلَيْهِ الدِّينَ عَنِ التَّبْدِيلِ مَا حَفِظَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ، حَتَّى لَا يَتَهَيَّأَ أَنْ يَزَادَ فِي سُنَّةٍ مِنْ سُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْفٌ وَلَا وَאוْ، كَمَا لَا يَتَهَيَّأُ زِيَادَةُ مِثْلِهِ فِي الْقُرْآنِ، فَحَفِظَتْ هَذِهِ الطَّائِفَةُ السُّنَنَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُمْ بِأَمْرِ الدِّينِ، وَلَوْ لَا هُمْ لَقَالَ مِنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ. ”اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کی یہ جماعت سند کو حاصل نہ کرتی، تو باقی امتوں کی طرح اس امت میں بھی دین تحریف کا شکار ہو جاتا۔ کسی بھی نبی کی امت نے تحریف سے اپنے دین کو اس قدر نہیں بچایا، جس قدر اس امت نے بچایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے کسی ایک حدیث میں بھی ’الف‘ اور ’واو‘ تک بھی زائد نہیں ہو سکی، جیسا کہ قرآن کریم میں کوئی اضافہ نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اس گروہ محدثین نے مسلمانوں کے لیے احادیثِ نبویہ کو محفوظ کیا



اور دینی امور میں خاص اہتمام سے کام لیا۔ اگر محدثین کرام نہ ہوتے، تو ہر کوئی جو بھی کہنا چاہتا، کہتا چلا جاتا۔“ (المجروحین: 1/25)

اسی طائفہ کے سرخیل امام الائمہ ابن خزمیہ رحمہ اللہ ہیں۔ آئیے ان کے مختصر حالات زندگی ملاحظہ فرمائیے۔

نام و نسب اور کنیت :

ابوبکر، محمد بن اسحاق بن خزمیہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر، نیشاپوری۔

ولادت : آپ کی ولادت 223 ہجری میں ہوئی۔

رحلت علمی :

محدث کبیر، ناقدِ حدیث اور جلیل القدر فقیہ، ابن خزمیہ رحمہ اللہ نے حصولِ علم کے لیے رے، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، جزیرہ، مصر اور اوسط کا سفر کیا۔ کبار ائمہ حدیث سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔

توصیف و توثیق :

❀ امام الوقت، حافظ، ابوعلی، حسین بن علی بن یزید نیشاپوری (277-349 ھ)

ایک اور محدث کے بارے میں فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْجُرْجَانِيُّ أَحَدُ الْأَئِمَّةِ، مَا رَأَيْتُ بِخُرَاسَانَ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، يَعْنِي ابْنَ خُزَيْمَةَ، مِثْلَهُ أَوْ أَفْضَلَ مِنْهُ.

”ابونعیم جرجانی ایک امام تھے۔ میں نے خراسان میں ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزمیہ کے بعد ان جیسا یا ان سے افضل کوئی محدث نہیں دیکھا۔“

(تاریخ بغداد للخطیب البغدادی: 12/182، وسندہ صحیح)

یعنی خراسان کے علاقے میں امام ابن خزمیہ رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے محدث تھے۔

✽ حافظ، محمد بن احمد بن عثمان، ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

”یہ (ابوعلیٰ نیشاپوری) ایسا کہہ رہے ہیں، جنہوں نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی

دیکھا ہوا ہے۔“ (سیر أعلام النبلاء: 272/14)

✽ آپ کے تلمیذ ارشد، ثقہ، امام، محدث و فقیہ، امام، ابو حاتم، محمد بن حبان بن

احمد، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (م: 354ھ) ان کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَمَا رَأَيْتُ عَلَى أَدِيمِ الْأَرْضِ مَنْ كَانَ يُحْسِنُ صَنَاعَةَ السُّنَنِ،

وَيَحْفَظُ الصَّحَاحَ بِالْفَاطِهَا، وَيَقُومُ بِزِيَادَةِ كُلِّ لَفْظَةٍ تَزَادُ فِي

الْخَبَرِ ثِقَةً، حَتَّى كَانَ السُّنَنَ كُلَّهَا نَصَبَ عَيْنَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدَ بْنَ

إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَطْ.

”میں نے روئے زمین کے اوپر محمد بن اسحاق بن خزمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ کوئی

شخص ایسا نہیں دیکھا، جو حدیث کے فن میں ماہر ہو، نیز اسے ساری صحیح

احادیث الفاظ سمیت یاد ہوں اور حدیث میں ہر اس لفظ کی زیادت کا اسے

اہتمام ہو، جسے کسی ثقہ نے بیان کیا ہو۔ گویا انہوں نے ساری احادیث کو یاد

کرنا اپنا نصب العین بنا رکھا تھا۔“ (کتاب المجروحین: 93/1)

امام عبد الرحمن بن ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ (240-327ھ) ان کی توثیق کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثِقَّةٌ، صَدُوقٌ. ”آپ ثقہ و صدوق امام تھے۔“

(الجرح والتعديل: 196/7)

✽ امام، ابو نضر، محمد بن محمد بن یوسف، طوسی، فقیہ (م: 344ھ) فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ فِي عَصْرِهِ .

”آپ اپنے زمانے میں مسلمانوں کے امام تھے۔“

(المستدرک علی الصحيحین للحاکم: 425/1)

✽ امام ابو اسحاق، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (م: 352ھ) امام

موصوف کے بارے میں فرماتے ہیں:

إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ رحمۃ اللہ علیہ .

”امام المسلمین ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ۔“

(المستدرک علی الصحيحین للحاکم: 219/4)

✽ حافظ ابو یعلیٰ، خلیل بن عبد اللہ بن احمد، خلیلی رحمۃ اللہ علیہ (367 - 446ھ)

فرماتے ہیں:

اتَّفَقَ فِي وَقْتِهِ أَهْلُ الشَّرْقِ أَنَّهُ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ، ---، وَلَهُ مِنَ

التَّصَانِيفِ مَا لَا يُعَدُّ فِي الْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ .

”آپ کے دور میں اہل علم نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ آپ امام الائمہ

ہیں۔۔۔ حدیث اور فقہ میں آپ کی بہت سی تصانیف ہیں۔“

(الإرشاد في معرفة الحديث: 3/831، 832)

✽ ناقد رجال، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

الْحَافِظُ، الْحُجَّةُ، الْفَقِيهُ، شَيْخُ الْإِسْلَامِ، إِمَامُ الْأَئِمَّةِ، ---،

وَعَنَى فِي حَدَائِثِهِ بِالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ، حَتَّى صَارَ يُضْرَبُ بِهِ

الْمَثَلُ فِي سِعَةِ الْعِلْمِ وَالِاتِّقَانِ .

”حافظ، جرجی، فقیہ، شیخ الاسلام، امام الائمہ۔۔۔ آپ نے نوجوانی ہی میں حدیث اور فقہ میں خصوصی اہتمام کیا، حتیٰ کہ وسعت علمی اور مضبوطی حافظہ میں آپ ضرب المثل بن گئے۔“ (سیر أعلام النبلاء: 365/14)

✽ نیز فرماتے ہیں:

وَقَدْ كَانَ هَذَا الْإِمَامُ جَهْدًا، بَصِيرًا بِالرِّجَالِ .

”امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ بہت بڑے عالم تھے اور رواۃ حدیث کے بارے میں اچھی معرفت رکھتے تھے۔“ (سیر أعلام النبلاء: 373/14)

✽ مشہور سنی مفسر اور مؤرخ اسلام، حافظ، ابوفدا، اسماعیل بن عمر، ابن کثیر رحمہ اللہ

(700-774ھ) فرماتے ہیں:

الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ خُزَيْمَةَ، الْمُلَقَّبُ بِإِمَامِ الْأَيْمَةِ، ---، وَهُوَ مِنَ الْمُجْتَهِدِينَ فِي دِينِ الْإِسْلَامِ .

”امام ابوبکر بن خزیمہ، جن کا لقب امام الائمہ ہے۔ آپ دین اسلام کے ایک مجتہد تھے۔“ (البداية والنهاية: 170/11)

✽ امام، ابو العباس بن سرتج کے ہاں امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا ذکر خیر ہوا، تو

آپ یوں گویا ہوئے:

يُخْرِجُ النَّكَتَ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِنْقَاشِ .

”امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ بہت محنت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے نکات کا استخراج کرتے تھے۔“ (معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: 83)

امام ابن جارود (129)، امام ابن حبان (تقریباً 313 روایات)، امام دارقطنی رحمہ اللہ (204/1) اور امام حاکم رحمہ اللہ (36/1، ج: 160) وغیرہ نے آپ کی روایات ذکر کی ہیں۔
ناقد رجال، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے آپ کو اپنی کتاب [ذکر من یُعتمد قولہ فی الجرح والتعديل] (ان لوگوں کا بیان کہ جرح و تعدیل میں جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے) میں ذکر کیا ہے۔

اللہ رب العزت نے آپ کو اجتہاد و فقہ میں خصوصی ملکہ عطا فرما رکھا تھا۔ آپ ایک بلند پایہ فقیہ تھے۔ حدیث کی صحت و ضعف میں خصوصی معرفت رکھتے تھے۔ علل حدیث اور رواۃ حدیث میں بہت ماہر تھے۔ آپ کا فہم و تبصر بے مثال تھا۔

❀ امام، ابو عبد اللہ، حاکم رحمہ اللہ (321-405ھ) فرماتے ہیں:

فَصَائِلُ هَذَا الْإِمَامِ مَجْمُوعَةٌ عِنْدِي فِي أَوْرَاقٍ كَثِيرَةٍ.

”امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے فضائل میرے پاس بہت سے اوراق میں جمع شدہ موجود ہیں۔“ (معرفۃ علوم الحدیث، ص: 83)

❀ علامہ ذہبی رحمہ اللہ (673-748ھ) فرماتے ہیں:

وَلَا بَنٍ خَزِيمَةَ عَظَمَةَ فِي النُّفُوسِ، وَجَلَالَةً فِي الْقُلُوبِ، لِعِلْمِهِ، وَدِينِهِ، وَاتِّبَاعِهِ السُّنَّةَ.

”امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے علم، ان کی دینداری اور اتباع سنت کی بنا پر (مؤمنوں کے) نفوس میں ان کی عظمت اور دلوں میں جلالتِ شان موجود ہے۔“

(سیر أعلام النبلاء: 14/374)

علمی ورثہ :

آپ رحمہ اللہ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ البتہ ان میں سے دو کتابیں ”صحیح ابن

خزیمہ“ اور ”کتاب التوحید“ مطبوع ہیں۔ اول الذکر کا مکمل نام یہ ہے:

الْمُسْنَدُ الصَّحِيحُ الْمُتَّصِلُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مِنْ غَيْرِ
قَطْعٍ فِي السَّنَدِ وَلَا جَرَحٍ فِي النَّقْلِ.

(صحیح ابن خزیمہ: 3/1، 3/3، 186/3، النکت علی کتاب ابن الصلاح لابن حجر: 1/291)

صحیح ابن خزیمہ فقہ اسلامی کا عظیم شاہکار ہے۔

اس کے بارے میں امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (392-463ھ) فرماتے ہیں:

شَرَطَ فِيهِ عَلَى نَفْسِهِ إِخْرَاجَ مَا اتَّصَلَ سَنَدُهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ
الْعَدْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”امام صاحب نے اپنے اوپر لازم کیا تھا کہ اس کتاب میں صرف وہ احادیث

نقل کریں گے، جن کی سند عادل راویوں پر مشتمل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک

متصل ہو۔“ (الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع: 2/185)

”کتاب التوحید“ بھی اہل سنت کے عقیدے پر ایک مدلل اور جامع کتاب ہے۔

شیوخ عظام :

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ چند مشہور شیوخ کے اسماء

گرامی یہ ہیں:

✽ احمد بن سنان واسطی ✽ عباس بن عبد العظیم عنبری ✽ ابو زرہ عبید اللہ بن عبد
الکریم رازی ✽ عمرو بن فلاس ✽ ابو حاتم محمد بن ادريس رازی ✽ ابو بکر محمد بن
اسحاق صاغانی ✽ موسیٰ بن خاقان بغدادی ✽ یعقوب بن سفیان فارسی ✽ یعقوب بن
ابراہیم دورقی ✽ علی بن خشرم مروزی ✽ علی بن سعید نسوی ✽ علی بن مسلم طوسی



✽ علی بن سہل رملی ✽ علی بن عبد الرحمن بن مغیرہ مصری ✽ محمد بن بشار بن دار وغیرہ۔

تلامذہ کرام :

بے شمار انسانوں نے آپ ﷺ سے دین سیکھا، ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

✽ ابو ولید حسان بن محمد فقیہ ✽ ابو احمد حسین بن علی بن محمد تیمی، المعروف بہ
حُسنک نیشاپوری ✽ ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری ✽ ابو احمد عبد اللہ بن احمد جرجانی
✽ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری ✽ ابو الحسن محمد بن حسین آبری ✽ ابو حاتم محمد بن
حبان تیمی بھتانی ✽ ابو احمد محمد بن محمد حاکم کراچی نیشاپوری ✽ مسلم بن حجاج
قشیری نیشاپوری ✽ ابو حامد بن شرقی وغیرہ۔

اقوال زریں :

اب امام موصوف ﷺ کے کچھ اقوال زریں ملاحظہ فرمائیں:

✽ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلٌ
إِذَا صَحَّ الْخَبَرُ عَنْهُ.

”جب نبی اکرم ﷺ کی حدیث ثابت ہو جائے، تو اس کے مقابلے میں کسی

کے لیے کچھ بھی کہنا جائز نہیں۔“ (معرفة علوم الحديث للحاکم، ص: 84،

وفي نسخة، ص: 105، الفقيه والمتفقه للخطيب: 1/536، وسنده صحيح)

✽ أَنَا عَبْدٌ لِأَخْبَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”میں تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا غلام ہوں۔“

(الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي: 1/289، وسنده حسن)

عقیدہ سلف صالحین :

امام ابن خزمیہ رحمہ اللہ سلف صالحین کے عقیدے پر کاربند تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

استواء علی العرش :

✽ امام صاحب فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يُقَرِّ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى عَرْشِهِ، قَدْ اسْتَوَى فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ، فَهُوَ كَافِرٌ بِرَبِّهِ، يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ، وَإِلَّا ضُرِبَتْ عُنُقُهُ، وَالْقِيَّ عَلَى بَعْضِ الْمَزَابِلِ، حَيْثُ لَا يَتَذَكَّرُ الْمُسْلِمُونَ، وَالْمُعَاهِدُونَ بِنَتَنِ رِيحِ جِفْتِهِ، وَكَانَ مَالُهُ فَيْئًا لَا يَرِثُهُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، إِذِ الْمُسْلِمُ لَا يَرِثُ الْكَافِرَ، كَمَا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہونے کا اقرار نہ ہو، وہ اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا ہے۔ اسے توبہ کا کہا جائے گا، اگر توبہ کر لے، تو اچھا ہے، ورنہ (اسلامی حکومت کی طرف سے) اسے قتل کر کے اس کی لاش کسی کوڑے والی جگہ پر پھینک دی جائے، جہاں اس کی بدبو سے مسلمان اور ذمی لوگ پریشان نہ ہوں۔ اس کا مال فے بن جائے گا، کوئی مسلمان اس کا وارث نہیں بن سکتا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان گرامی کے مطابق ایک مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔“

(معرفة علوم الحديث للحاكم، ص: 84، وفي نسخة، ص: 105، وسنده صحيح)

✽ اس قول پر تبصرہ کرتے ہوئے حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَنْ أَقَرَّ بِذَلِكَ تَصَدِّقًا لِّكِتَابِ اللَّهِ، وَلِأَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمَنَ بِهِ مَفْوضًا مَّعْنَاهُ إِلَى اللَّهِ

وَرَسُولِهِ، وَلَمْ يَخْضُ فِي التَّأْوِيلِ وَلَا عَمَقَ، فَهُوَ الْمُسْلِمُ الْمُتَّبِعُ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ، فَلَمْ يَدْرِ بِثُبُوتِ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، فَهُوَ مُقَصِّرٌ، وَاللَّهُ يَغْفُو عَنْهُ، إِذْ لَمْ يُوجِبِ اللَّهُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حِفْظَ مَا وَرَدَ فِي ذَلِكَ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ بَعْدَ الْعِلْمِ، وَفَقًا غَيْرَ سَبِيلِ السَّلَفِ الصَّالِحِ، وَتَمَعَّقَ عَلَى النَّصِّ، فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْهَوَى، وَكَلَامِ ابْنِ خُزَيْمَةَ هَذَا - وَإِنْ كَانَ حَقًّا - فَهُوَ فَجٌّ، لَا تَحْتَمِلُهُ نَفُوسُ كَثِيرٍ مِّنْ مُّتَأَخِّرِي الْعُلَمَاءِ .

”جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول کی تصدیق کرتے ہوئے استواء علی العرش کے عقیدے کا اقرار کرتا ہے، اس کے معنی (کیفیت) کو اللہ و رسول کے سپرد کرتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کی تاویل میں زیادہ غور و خوض نہیں کرتا، وہی شخص متبع مسلمان ہے۔ جو شخص اس عقیدے کا اس وجہ سے انکاری ہو کہ کتاب و سنت سے اس بارے میں ثبوت اسے معلوم نہ ہو، تو وہ گناہ گار ہے، لیکن اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا، کیونکہ اللہ نے ہر مسلمان پر اس بارے میں وارد ہونے والی نصوص کو یاد کرنا فرض نہیں کیا۔ البتہ جو شخص علم ہو جانے کے بعد اس کا انکار کرے، سلف صالحین کے علاوہ کسی اور کے نقش قدم پر چلے اور اس بارے میں نص کو اپنی عقل کی بھینٹ چڑھا دے، تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب کر لے گا۔ ہم گمراہی و نفس پرستی سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کی مذکورہ بالا کلام اگرچہ بالکل برحق ہے، لیکن یہ ایک

مشکل امر ہے، اکثر متاخرین علماء کرام کے نفوس اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔“

(سیر أعلام النبلاء : 14/373، 374)

صفات باری تعالیٰ :

❁ صفات باری تعالیٰ کے بارے میں فرماتے ہیں :

فَنَحْنُ وَجَمِيعُ عُلَمَائِنَا مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ، وَتِهَامَةَ، وَالْيَمَنِ،
وَالْعِرَاقِ، وَالشَّامِ، وَمِصْرَ، مَذْهَبُنَا أَنَا نُثْبِتُ لِلَّهِ جَلَّ وَعَلَا مَا
أَثْبَتَهُ لِنَفْسِهِ، نُقَرُّ بِذَلِكَ بِالسِّنَتِنَا وَنُطَبِّقُ بِذَلِكَ بِقُلُوبِنَا، مِنْ
غَيْرِ أَنْ نُشَبِّهَ وَجْهَ خَالِقِنَا بِوَجْهِ أَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ، وَعَزَّ
رَبُّنَا عَنْ أَنْ نُشَبِّهَهُ بِالْمَخْلُوقِينَ، وَجَلَّ رَبُّنَا عَنْ مَقَالَةِ
الْمُعْطَلِينَ، وَعَزَّ أَنْ يَكُونَ عَدَمًا كَمَا قَالَهُ الْمُبْطِلُونَ، لِأَنَّ مَا لَا
صِفَةَ لَهُ عَدَمٌ، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُ الْجَهْمِيُّونَ الَّذِينَ يُنْكِرُونَ
صِفَاتِ خَالِقِنَا، الَّذِي وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ،
وَعَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”ہم اور حجاز، تہامہ، یمن، عراق، شام اور مصر کے ہمارے تمام علماء کرام کا
مذہب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے وہ تمام صفات ثابت کرتے ہیں، جو اس
نے خود اپنے لیے ثابت کی ہیں۔ ہم ان صفات کا زبان سے اقرار بھی کرتے
ہیں اور دل سے ان کی تصدیق بھی۔ ہم اپنے خالق کے چہرے کو مخلوق میں
سے کسی کے چہرے سے تشبیہ نہیں دیتے۔ ہمارا رب اس سے بہت بلند ہے کہ
ہم اسے مخلوق سے تشبیہ دیں۔ ہمارا رب معطلہ کی بنائی گئی باتوں سے بھی پاک



ہے۔ معطلہ نے اللہ تعالیٰ کو معدوم قرار دیا ہے، کیونکہ جس چیز کی کوئی صفت نہیں ہوتی، وہ معدوم ہی تو ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جہمیہ کی باتوں سے بھی بلند ہے، جو ہمارے خالق کی صفات کا انکار کرتے ہیں، جس نے اپنی محکم کتاب میں اور اپنے نبی محمد ﷺ کی زبانی اپنی صفات بیان فرمائی ہیں۔“

(کتاب التوحید وإثبات صفات الرب: 26/1)

وفات حسرت آیات :

علم وفتہ، ورع وتقویٰ اور اتباع سنت کا یہ پیکر 311 ہجری میں اس دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔
فجزاه الله عن الاسلام خیرًا .

حجرہ عائشہ میں تین چاند

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند اُترے ہیں۔ میں نے اس بارے میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا: عائشہ! اگر آپ کا خواب سچا ہے، تو آپ کے گھر میں کرہ ارض کی تین افضل ترین شخصیات دفن ہوں گی۔ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے اور آپ ﷺ کو ادھر دفن کر دیا گیا، تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: عائشہ! یہ آپ کے تین چاندوں میں سب سے عظمت والا چاند ہے۔“

(مسند المسدّد، نقلًا عن اتّحاف الخيرة المهرة للبوصيري: 133/7، ح: 6513، مسند الحميدي، نقلًا عن اتّحاف الخيرة المهرة: 133/7، ح: 6513، المعجم الكبير للطبراني: 47/23، المستدرک علی الصحيحين للحاکم: 60/3، وسنده صحيح) اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے امام بخاری اور امام مسلم رحمہما کی شرط پر صحیح کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔